REGD. No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹ — تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم الجمعہ — فی پرچہ دس پیسے

۱۰ جمادی الثانی ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۲ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵

جلد ۵۱/۱۶ — ۹ نبوت ۱۳۴۱ ہش — ۹ نومبر ۱۹۶۲ء — نمبر ۲۶۰

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نوافل کو قربِ الٰہی کے ساتھ بہت بڑا تعلق ہے

اس میں خشوع اور تذلّل اور انقطاع کی حالت پیدا ہوتی ہے

"ایک فرائض ہوتے ہیں دوسرے نوافل۔ یعنی ایک تو وہ احکام ہیں جو بطور حق واجب کے ہیں اور نوافل وہ ہیں جو زائد از فرائض ہیں اور وہ اس لیے ہیں کہ تا فرائض میں اگر کوئی کمی رہ گئی ہو تو نوافل سے پوری ہوجاوے۔

لوگوں نے نوافل صرف نماز ہی کے نوافل سمجھے ہوئے ہیں۔ نہیں یہ بات نہیں ہے ہر فعل کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں۔ انسان زکوٰۃ دیتا ہے تو کبھی زکوٰۃ کے سوا بھی دے۔ رمضان میں روزے رکھتا ہے کبھی اس کے سوا بھی رکھے۔ قرض لے تو کچھ ساتھ زائد دے۔ کیونکہ اس نے مروّت کی ہے۔

نوافل متمم فرائض ہوتے ہیں۔ نفل کے وقت دل میں ایک خشوع اور خوف ہوتا ہے کہ فرائض میں جو قصور ہوا ہے وہ اب پورا ہو جائے۔ یہی وہ راز ہے جو نوافل کو قربِ الٰہی کے ساتھ بہت بڑا تعلق ہے گویا خشوع اور تذلّل اور انقطاع کی حالت اسمیں پیدا ہوتی ہے اور اسی لئے تقرب کی وجہ ہیں ایام بیض کے روزے شوال کے چھ روزے یہ سب نوافل ہیں۔"

(الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۰ء)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۸ نومبر بوقت ½ ۸ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ضعف اور بے چینی کی تکلیف رہی۔ اِس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

محترمہ سیّدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۸ نومبر۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت تا حال پہلے جیسی ہی ہے۔ ابھی کوئی افاقہ نہیں ہوا۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے محترمہ سیدہ موصوفہ کو جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

ضروری اعلان

جلسہ سالانہ کی تقریروں کا پروگرام ہم جلد تیار کر رہے ہیں۔ پروگرام میں حصہ لینے والی مستورات بلد اپنے مضامین اور وقت وغیرہ کے متعلق اطلاع دیں۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

محترم چوہدری عطا محمد صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ۸ نومبر۔ بہت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مبلغ جرمنی مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب کے والد محترم چوہدری عطا محمد صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار مورخہ ۶ نومبر ۱۹۶۲ء بروز سہ شنبہ دس بجے صبح بمقام لاہور ۷۳ سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون — آپ کے فرزندان مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب انجنیئر، مکرم چوہدری محمد رشید صاحب اور مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب آپ کا جنازہ اسی روز رات کے دس بجے بذریعہ ٹرک لاہور سے ربوہ لائے۔ اگلے روز یعنی مورخہ ۷ نومبر کو صبح دس بجے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں صدر انجمن اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان اور کارکنان نیز دیگر مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے نماز جنازہ پڑھانے کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ (باقی دیکھیں ص ۸ پر)

سیّد فقیر محمد صاحب افغان وفات پاگئے

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

امیر جماعت احمدیہ قادیان بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ سیّد فقیر محمد صاحب افغان وفات پاگئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سیّد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابی اور نیک بزرگ تھے۔ پچھلے دنوں پاسپورٹ اور ویزا پر قادیان گئے تھے۔ تاکہ وہاں اپنا آخری وقت دعاؤں میں گزار دیں۔ ان کی انتہائی خواہش تھی کہ وہ قادیان کے بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوں۔ سو اللہ تعالیٰ نے ان کی دلی خواہش کو پورا فرما دیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مرزا بشیر احمد ناظر خدمت درویشاں ۷/۱۱/۶۲

ایڈیٹر: روشن دین تنویر۔ بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ر نومبر ۶۲ء

کیا اسلام اپنے غلبہ کیلئے تلوار کا مرہون ہے

وزیر قانون و اطلاعات شیخ خورشید احمد نے اہل حدیث کانفرنس میں تقریر کے دوران بعض ایسی باتیں کہی ہیں جو اہل علم حضرات کے لئے قابل غور ہیں۔ پہلی بات جو آپ نے کہی ہے وہ یہ ہے کہ

"بعض مخالفینِ اسلام نے یہ غلط تاثر ہمیشہ پھیلایا ہے کہ دین نے بزورِ شمشیر اکنافِ عالم میں فروغ پایا۔ برصغیر میں پاکستان کا قیام اس تاثر کو باطل قرار دینے اور یہ حقیقت اظہر من الشمس کرنے کے لئے کافی ہے۔ یہ مملکتِ خداداد کسی فرمانروا کا تحفہ نہیں بلکہ اس کی اساس خالص دینی ہے اور یہ اس فکری تسلسل اور برتری کا نتیجہ ہے جو ہمارے اسلاف کا سرمایۂ افتخار تھی۔ ان ہی بزرگوں نے نہ کہ سلاطین نے اسلام کو چار دانگ عالم میں پھیلایا تھا۔ اسلام کے فروغ کی وجوہ یہ ہیں کہ یہ انسانیت کے لئے فلاح اور محاسن سے آراستہ اور فطرتِ آدم کے قریب ترین ہے، تمام مسائل کا بہترین حل ہے۔ ساری انسانی زندگی کے مشترک درد سے سرشار ہے اس لئے ہمیں دنیا کی فکری طور پر قیادت سنبھالنے کے لئے الٰہی صفات سے بہرہ ور ہونا ہوگا جو سچے اور باعمل مسلمان کا اثاثہ ہے۔" (نوائے وقت ۱۱/۲۲ ص ۵)

ہمیں خوشی ہے کہ اب فہمیدہ اور سنجیدہ مسلمان اکابر اس بات کو سمجھنے لگے ہیں کہ دینِ اسلام کو دنیا میں جو فروغ حاصل ہوا ہے وہ اسلام کی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے ہے نہ کہ جیسا کہ اکثر اہلِ علم حضرات آج تک بھی پراپیگنڈہ کرتے کہ اسلام کی غلبہ رانی تلوار سے ہوئی ہے اور کہ بغیر جبر کے اسلام کا غلبہ نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ مودودی صاحب نے اس فرسودہ خیال کی آج بھی پورے زور سے تبلیغ کی ہے اور قتل مرتد جیسے مسائل پر اس نہج سے حاشیہ آرائی کی ہے کہ اسلام نعوذ باللہ کم از کم ایک دنیوی تحریک یا ازم بن کر رہ جاتا ہے۔ اس ضمن میں ایک حوالہ ملاحظہ ہو۔

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تیرہ برس تک عرب کو اسلام کی دعوت دیتے رہے۔ وعظ و تلقین کا جو موثر سے موثر انداز ہو سکتا تھا اسے اختیار کیا مضبوط دلائل دئیے واضح بحثیں پیش کیں فصاحت و بلاغت اور زورِ خطابت سے لوگوں کے دلوں کو گرمایا۔ اللہ کی جانب سے محیر العقول معجزے دکھائے اپنے اخلاق اور پاک زندگی سے نیکی کا بہترین نمونہ پیش کیا اور کوئی ذریعہ ایسا نہ چھوڑا جو حق کے اظہار اثبات کے لئے مفید ہو سکتا تھا لیکن آپ کی قوم نے آفتاب کی طرح آپ کی صداقت کے روشن ہونے کے باوجود آپ کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔۔۔ لیکن جب وعظ و تلقین کی ناکامی کے بعد داعیٔ اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی۔۔۔ تو دلوں سے رفتہ رفتہ بدی و شرارت کا زنگ چھوٹنے لگا۔ طبیعتوں سے فاسد مادے خود بخود نکل گئے۔ روحوں کی کثافتیں دور ہو گئیں اور آنکھوں سے پردہ ہٹ کر حق کا نور صاف عیاں ہو گیا۔ بلکہ گردنوں میں وہ سختی اور سروں میں وہ نخوت بھی باقی نہیں رہی۔ جو ظہورِ حق کے بعد انسان کو اس کے آگے جھکنے سے باز رکھتی ہے۔ عرب کی طرح دوسرے ممالک نے بھی جو اسلام کو اس سرعت سے قبول کیا کہ ایک صدی کے اندر چوتھائی دنیا مسلمان ہو گئی تو اس کی وجہ بھی یہی تھی کہ اسلام کی تلوار نے ان پردوں کو چاک کر دیا جو دلوں پر پڑے ہوئے تھے۔ جس کے اندر کوئی اخلاقی تعلیم پنپ نہیں سکتی۔ ان حکومتوں کے تختے الٹ دئے جو حق کی دشمن اور باطل کی پشت پناہ تھیں۔" (الجہاد فی الاسلام ص ۱۳۷ و ۱۳۸)

اس عبارت کو پڑھنے سے ہر شخص پر پہلا اور آخری اثر یہی پڑتا ہے کہ دراصل اسلام میں فی ذاتہ کوئی خوبی نہیں جو انسانی طبیعت اور عقل کو اپیل کرتی ہو بلکہ وہ صرف تلوار کے ذریعہ ہی دوسروں پر ٹھونسا جا سکتا ہے۔ یہ وہ ذہنیت ہے جس نے ساری دنیا میں اسلام کو بدنام کر رکھا ہے اور یہ کہنا کہ غیروں نے اسلام کو بدنام کیا ہے صحیح نہیں ہے۔ اصل میں ان لوگوں نے غیروں کے لئے اعتراض کرنے کا اتنا مصالحہ جمع کر رکھا ہے کہ آج اسلام کے لئے بڑی مشکل ہو گئی ہے کہ اس کا صحیح چہرہ دوسروں کو دکھایا جا سکے۔ یہ دقت ان لوگوں کو محسوس ہوتی ہے جن کو تبلیغِ اسلام کے تعلق میں غیروں سے واسطہ پڑتا ہے۔ غیروں کے اس قسم کے اعتراضات کا جواب دینا اس وقت مشکل ہو جاتا ہے جب غیر مودودی ایسے لوگوں کے ایسے غیر ذمہ دارانہ اقوال پیش کرتے ہیں جیسا کہ اوپر کے حوالے سے معلوم ہو سکتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو ہمارے علیٰ وجہ البصیرت ایمان کے مطابق اس پر آشوب زمانے میں تجدید و احیائے اسلام کے لئے مبعوث ہوئے ہیں جہاد بالسیف کے مولویانہ تصور کے خلاف سخت جہاد کرنا پڑا۔ آپ پر اس بنا پر کفر کے فتوے لگائے گئے اور آج تک یہ اہل قلم حضرات آپ پر یہ الزام لگاتے چلے جاتے ہیں کہ آپ نے نعوذ باللہ قرآنی جہاد کو منسوخ کر دیا۔ حالانکہ آپ نے جو کہا وہ صرف یہ تھا کہ قرونِ اولیٰ میں اسلام کو جو لڑائیاں لڑنی پڑیں وہ بامر مجبوری تھیں اور دفاعی رنگ رکھتی تھیں۔ مگر ہمارے یہ اہل علم حضرات سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمۃ للعلمین ذات پر بھی نعوذ باللہ یہ الزام لگانے سے نہیں ڈرتے کہ آپ نے اسلام کو منوانے کے لئے تلوار چلائی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصانیف میں جا بجا ان علماء کے جبر تصور کی تردید کی ہے اور اوائل کی جنگوں کے متعلق نہایت وضاحت سے توجیہات پیش کی ہیں۔ یہاں ہم ایک حوالہ اس ضمن میں پیش کرتے ہیں۔ شہادت کی حقیقت بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:-

"لوگوں نے شہید کے معنی صرف یہی سمجھ رکھے ہیں کہ کسی کافر غیر مسلم کے ساتھ جنگ کی اور اس میں مارے گئے تو بس شہید ہو گئے۔ اگر اتنے ہی معنے شہید کے لئے جاویں تو پھر مخالفوں کو بہت بڑی گنجائش اعتراض کی رہتی ہے اور غالباً یہی وجہ ہے کہ عیسائیوں اور آریوں نے اسلام کو تلوار کے ذریعہ سے پھیلنے والا مذہب قرار دیا ہے۔ اگرچہ ان لوگوں کی سخت نادانی ہے کہ وہ بدوں دریافت کئے اصل منشاء کے اعتراض کر دیتے ہیں مگر ہم کو ان علماء پر بھی افسوس ہے جنہوں نے قرآن شریف کے حقائق کو پیش نہیں کیا اور خیالی اور فرضی تفسیریں اور مصنوعی قصے بیان کر کے اسلام کے پاک اور خوشنما چہرہ پر ایک پردہ ڈال دیا ہے مگر خدا تعالیٰ جو خود اسلام کا محافظ اور ناصر ہے وہ اب چاہتا ہے کہ اسلام کا پاک اور درخشاں چہرہ دکھایا جاوے چنانچہ یہ سلسلہ جو اس نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ الٰہی نصرت کا وقت آ پہنچا اور اسلام کی عزت اور جلال کے دن آ گئے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی تائیدیں اور نصرتیں جو ہمارے شامل حال ہیں یہ آج کسی مذہب کے پیرو کو نصیب نہیں۔ اور ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ کیا کوئی اہلِ مذہب ہے جو اسلام کے سوا اپنے مذہب کی حقانیت پر تائیدی اور سماوی نشان پیش کر سکے۔ خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ جو قائم کیا ہے یہ اس حفاظت کے وعدہ کے موافق ہے جو اس نے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون میں کیا ہے۔

میرا مطلب یہ تھا کہ شہید کے معنی صرف یہی نہیں کہ غیر مسلم کے ساتھ جنگ کر کے مر جانے والا شہید ہوتا ہے۔ ان معنوں نے ہی اسلام کو بدنام کیا اور اب بھی ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر سرحدی نادان مسلمان بے گناہ انگریزوں کو قتل کرنے میں ثواب سمجھتے ہیں۔ چنانچہ آئے دن ایسی وارداتیں سننے میں آتی ہیں۔ پچھلے دنوں کسی سرحدی نے لاہور میں ایک میم کو قتل کر دیا تھا ان احمقوں کو اتنا معلوم نہیں کہ یہ شہادت نہیں بلکہ قتل بے گناہ ہے۔ اسلام کا یہ منشاء نہیں ہے کہ وہ فتنہ و فساد برپا کرے بلکہ اسلام کا مفہوم ہی صلح اور آشتی کو چاہتا ہے۔ اسلامی جنگوں پر اعتراض کرنے والے اگر یہ دیکھ لیتے کہ ان میں کیسے احکام جاری ہوتے تھے تو وہ حیران رہ جاتے بچوں۔ بوڑھوں اور عورتوں کو قتل نہیں کیا جاتا تھا۔ اور ان جنگوں کی بنا دفاعی اصول پر تھی۔ ہمارے نزدیک جو جاہل پٹھان اس طرح پر بے گناہ انگریزوں پر پڑتے ہیں اور ان کو قتل کرتے ہیں وہ ہرگز شہادت کا درجہ نہیں حاصل کرتے بلکہ وہ قاتل ہیں اور ان کے ساتھ قاتلوں کا سا سلوک ہونا چاہئے۔

تو شہید کے معنی یہ ہیں کہ اس مقام پر اللہ تعالیٰ ایک خاص قسم کی استقامت مومن کو عطا کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر مصیبت اور تکلیف کو ایک لذت کے ساتھ برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے پس اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم میں منعم علیہ گروہ میں سے شہیدوں کا گروہ بھی ہے اور اس سے یہی مراد ہے کہ استقامت عطا ہو۔ جو جان تک دے دینے میں بھی قدم کو ہلنے نہ دے۔" (الحکم ۳۰/۶/۱۹۰۱ و ۱۰/۷/۱۹۰۱)

وزیر قانون شیخ خورشید احمد نے اپنی تقریر میں یہ بھی فرمایا

(باقی ملاحظہ ہو ص ۸ پر)

نصرت ہائر سیکنڈری سکول ربوہ کی افتتاحی تقریب پر

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا پیغام

مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو نصرت ہائر سیکنڈری سکول کے افتتاح کے موقعہ پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا جو پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ اس کا مکمل متن درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

محترمہ پرنسپل صاحبہ ہائر سیکنڈری نصرت گرلز سکول ربوہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

آپ کے خط سے یہ معلوم کرکے بہت خوشی ہوئی کہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو جامعہ نصرت اور نصرت گرلز ہائی سکول کا حصہ ایف۔ اے اور حصہ میٹرک ڈگری کالج اور سکول سے الگ ہوکر مستقل صورت میں ہائر سیکنڈری درسگاہ کے طور پر قائم ہو رہا ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس نئی تقسیم کو نہ صرف ہماری طالبات کے لئے بلکہ پڑھانے والی استانیوں اور لیکچراروں کے لئے ہر جہت سے مفید اور بابرکت کرے۔ اور اس درسگاہ کے کامیاب ترین نتائج پیدا ہوں۔

جماعتی بچیوں کی تعلیم کا سوال بے حد اہم ہے اور ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے متعدد ارشادات میں اس کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی ہے پس اب جبکہ یہ درسگاہ ایک نئے دور میں داخل ہو رہی ہے اس کی استانیوں اور طالبات دونوں کو چاہیئے کہ پوری ہمت اور عزم اور استقلال کے ساتھ اس نئے دور کو شروع کریں اور اپنی کوششوں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا فضل چاہتے ہوئے اس درسگاہ کو ایک مثالی درسگاہ بنا دیں جو تعلیم کے لحاظ سے بھی مثالی ہو اور تربیت کے لحاظ سے بھی مثالی ہو اور نتائج کے لحاظ سے بھی مثالی ہو اور نظم و ضبط کے لحاظ سے بھی مثالی ہو اور اخلاقی ماحول کے لحاظ سے بھی مثالی ہو۔

یہ تو ظاہر ہے کہ پڑھانے والیوں اور پڑھنے والیوں میں بہت گہرا رابطہ قائم ہونا چاہیئے تاکہ وہ ایک خاندان کے طور پر زندگی گزاریں۔ پڑھانے والیاں ہر لحاظ سے پڑھنے والیوں کے لئے نمونہ بنیں اور پڑھنے والیاں اس ذوق اور شوق کے ساتھ کام کریں جو اعلیٰ ترقی تک پہونچنے کے لئے ضروری ہے میں سمجھتا ہوں کہ اگر کسی قوم کی عورتوں میں بیداری اور حقیقی ترقی کے آثار پیدا ہو جائیں اور وہ ماحول کے بد اثرات سے بچ کر رہیں تو عورتیں ملک و قوم کی ترقی میں بڑا اثر پیدا کر سکتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں بعض نیک اور خادم دین عورتوں نے حیرت انگیز کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت ام سلمیٰؓ کے نام نامی کو کون نہیں جانتا۔ ان بزرگ خواتین نے اپنی عقل و دانش کے ذریعہ امت کی بعض ایسی گتھیاں سلجھائی ہیں جن میں مردوں کی عقل ناکام ہو کر رہ گئی تھی۔

یہی مواقع آپ کے لئے بھی میسر ہیں بشرطیکہ آپ اپنے علم و عمل کو اس معیار تک پہنچا دیں جو قوموں کی زندگی میں انقلاب پیدا کر دیا کرتا ہے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو اور خدا کرے کہ آپ قیامت کے دن ایسی ثابت ہوں جن کے نیک کاموں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام محبت کے ساتھ فخر کرسکیں۔

آمین یا ارحم الراحمین

والسلام

خاکسار: مرزا بشیر احمد

۶۲-۱۰-۲۷

خدام الاحمدیہ اس بات کا عزم کریں

انہوں نے رسالہ خالد کو ہر لحاظ سے کامیاب اور معیاری بنانا ہے

صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کا جملہ خدام کے نام پیغام

اللہ تعالیٰ ہر زمانہ میں حق کے پرستاروں کو باطل کے مقابلہ کے لئے الگ الگ ہتھیار دیتا رہا ہے۔ ہمارے اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں علمی تلوار عطا فرمائی۔ اور یہی وہ ذریعہ ہے۔ جس کے ساتھ ہمیں باطل کا مقابلہ کرنا ہے۔ ہمارا رسالہ خالد بھی ان ہی خدائی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔ اس کو آبدار رکھنا اس کو تیز کرنا اور اس کے جوہروں کو نمایاں کرنا ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے۔ اس لئے میں نوجوانان احمدیت سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ خالد کے خریدار بنکر اور اس کی قلمی معاونت کرکے اس رسالہ کے معیار کو بلند کریں۔

ہم میں سے ہر ایک کی یہ دلی خواہش ہونی چاہیئے کہ ہمارا یہ رسالہ علم و عمل کا علمبردار ہو۔ پیاسی دنیا کو معرفت کے جام پلانے والا ہو۔ اور قوم اور ملت کی اعلیٰ درجہ کی علمی خدمت کرنے والا ہو اور دنیا کے سب جرائد سے ظاہری اور باطنی ہر لحاظ سے فائق ہو۔ بظاہر یہ کام مشکل نظر آتا ہے۔ لیکن اگر ہم ہمت کریں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ مشکل کام آسان ہو جائیگا۔ آپ خدا کی جماعت کے بلند ہمت نوجوان ہیں اور خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے چاہتا ہے کہ وہ جو کام اپنے ہاتھ میں لیں اسے بہترین طریق پر ادا کریں۔ سو جہاں آپ نئے سال کے لئے اور بلند عزائم اپنے دل میں رکھتے ہیں۔ وہاں یہ بھی ایک عزم رکھیں کہ آپ نے اپنے اس رسالہ کو ہر لحاظ سے کامیاب اور معیاری بنانا ہے۔

مرزا رفیع احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تقریب شادی

مورخہ ۴ نومبر کو مکرم مولوی محمد الدین صاحب ایم اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے صاحبزادہ بشیر احمد صاحب جمیل بی اے افسر انچارج مسلم کمرشل بنک منگلا ضلع جہلم کے نکاح اور شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ برات صبح بذریعہ بس بھیرہ روانہ ہوئی اور اسی دن شام کو واپس ربوہ آگئی۔ بھیرہ میں محترم قاضی محمد رشید صاحب سابق وکیل المال نے محترمہ عصمت طاہرہ صاحبہ بنت مکرم محمد عبد اللہ صاحب پٹواری کے ساتھ بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر ان کے نکاح کا اعلان فرمایا جس کے بعد رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔

اگلے روز مورخہ ۵ نومبر بعد نماز مغرب دعوت ولیمہ ہوئی۔ جس میں متعدد صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ بزرگان سلسلہ۔ کالج کے پروفیسر صاحبان اور دیگر احباب شامل ہوئے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء بمقام ربوہ منعقد ہوگا

جیسا کہ پہلے اعلان ہو چکا ہے کہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء کو جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ہو رہا ہے۔ یہ جلسہ سیدنا حضرت مسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام

"یاتون من کل فج عمیق و یاتیک من کل فج عمیق" (تذکرہ)

کی یاد تازہ کرنے والا ہے اس جلسہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاک ہاتھوں سے رکھی گئی۔ اور اس وقت سے احباب جوق در جوق اس میں شامل ہوتے ہیں۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ کثرت سے جلسہ میں شمولیت فرمائیں۔ اور برکات حاصل کریں۔

تھائی لینڈ کے بادشاہ اور ملکہ کو تبلیغ اسلام

جماعت احمدیہ کی طرف سے قرآن کریم انگریزی اور دیگر اسلامی لٹریچر کی پیشکش

خوش آمدید ایڈریس میں گوتم بدھ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیوں کا تفصیلی ذکر

از مکرم الحاج مولوی محمد صدیق صاحب مشنری انچارج احمدیہ مشن سنگاپور بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

— آخری قسط —

ایک اور واضح پیشگوئی

اے بادشاہ! یہ ایڈریس ختم کرنے سے قبل آپ کی خدمت میں حضرت بدھ علیہ السلام حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک اور نہایت ہی واضح پیشگوئی پیش کی جاتی ہے جس کے الفاظ مذکورہ بالا پیشگوئی سے بھی زیادہ صاف صریح اور مبرہن ہیں۔ جیسا کہ اے بادشاہ! آپ کو علم ہے سینٹ انندا حضرت بدھ علیہ السلام کے نہایت ہی قریبی اور پیارے حواری تھے۔ جب حضرت بدھ کی وفات کا وقت آپہنچا تو سینٹ انندا کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں اور فرط محبت اور غم سے نڈھال ہوکر انہوں نے حضرت بدھ سے پوچھا کہ اب آپ تو جا رہے ہیں آپ کے بعد دنیا میں سچائی کا پرچار کون کرے گا۔ اس پر حضرت بدھ علیہ السلام نے فرمایا:۔

"اے پیارے انندا غور سے سن لے کہ دنیا میں تبلیغ حق کے لئے صرف میں اکیلا ہی نہیں آیا اور نہ ہی میں اس لڑی کا پہلا یا آخری منجی ہوں مجھ سے پہلے بہت گئے اور بعد میں آنے والوں میں سے اپنے مخصوص اور مقررہ وقت میں ایک نہایت عظیم الشان اور مقدس بدھ (مصلح) بھی ظاہر ہوگا جو متبریا کہلائے گا اور وہ Maitreya upon deighty نور علی نور اور سراپا رحمت و برکت ہوگا جو دنیا کو علم و معرفت اور عقل و دانش سے بھر دے گا۔ وہ تمام بنی نوع انسان کا بے مثال لیڈر اور جنوں اور انسانوں دونوں قسم کی مخلوق کا ہادی ہوگا۔ اور ایسا مذہب دنیا میں پھیلائے گا جو کہ تمام مذاہب سے بالا ہوگا اس کی زندگی تمام نیکیوں اور راستبازیوں کا مجموعہ ہوگی۔ اور وہ قرب الٰہی اور روحانی درجات کی سب چوٹیاں سر کر جائے گا۔ اور ہزاروں جاں نثار اور وفادار حواری اس کا ساتھ دینگے جس طرح اس وقت میرے سینکڑوں حواری میرے ساتھ ہیں۔"

(Gospel of Buddha by Carus Page 215-218)

عالی جاہ! چونکہ اب ہمارا یہ ایڈریس پہلے ہی کافی لمبا ہو چکا ہے۔ اور اس دوسری پیشگوئی کے اکثر حصے پہلے ہی اچھی طرح واضح کئے جا چکے ہیں اور باقی ایسے روشن اور عام فہم ہیں کہ ہر عقلمند اور انصاف پسند شخص سمجھ سکتا ہے کہ کون ان کا حقیقی مصداق ہوسکتا ہے۔ اس لئے اب مزید وضاحت ہمارے خیال میں غیر ضروری ہوگی۔

موعود اقوام عالم

پس اے بادشاہ! یہ تفصیلی وجوہات جو ہم نے اوپر بیان کی ہیں اس امر کو بلا شک و شبہ اچھی طرح واضح کر دیتی ہیں۔ کہ حضرت بانی اسلام سیدنا حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا ظہور اور حضور کے لائے ہوئے دین کا دنیا میں قائم ہونا واقعی حضرت بدھ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے عین مطابق ہے۔ اس لئے اب ہم بصد احترام آپ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ آپ اس سچے متبریا اور موعود اقوام عالم یعنی حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صدق دل سے ایمان لاکر اپنے مذہب بدھ ازم کے مقدس بانی کی سچی پیشگوئیوں پر مہر تصدیق ثبت کریں۔ اور اپنی زندگیوں کو قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ڈھال کر اللہ تعالےٰ کی خوشنودی اور سعادت دارین حاصل کریں۔

اللہ تعالےٰ شاہد ہے کہ ہم یہ الٰہی بشارتیں اور ابدی سچائیاں محض آپ کی بلند اور اعظم شخصیت کے احترام اور آپ کے لئے اپنے دلوں میں محبت اور ہمدردی کے جذبات رکھنے کی وجہ سے آپ تک پہنچا رہے ہیں۔ پس اللہ تعالےٰ کے اس آخری اور مبشر کلام اور مکمل پیغام سے آپ کو آشنا کرنے کے علاوہ درحقیقت یہ ایڈریس پیش کرنے سے ہماری اور کوئی ذاتی یا مادی غرض یا غایت نہیں ہے۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ آپ محض لاعلمی کی بناء پر ان برکات ابدیہ سے محروم رہ جائیں۔ ہاں حضرت ایک قابل ذکر وجہ آنجناب کو اس طرح صاف صاف تبلیغ حق کرنے کی ضرور ہمارے مدنظر ہے۔ یعنی یہ کہ ہم بھی اپنے آقا و مولےٰ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خادم و خلیفہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد علیہ السلام کی سنت اور پاک نمونہ کے تتبع میں اپنے وقت کے بادشاہوں شہنشاہوں۔ راجاؤں۔ حکمرانوں اور دنیا کے مہاجنوں کو براہ راست اور بذریعہ خطوط و کتب پیغام رسالت محمدیہ پہنچا کر اپنے تبلیغی فرض کی ادائیگی سے سبکدوش ہوسکیں۔ اور ان کی دعائیں لیں۔

خدا کی نظر میں سب برابر

اے بادشاہ! آپ اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ خدا تعالےٰ کی نظر میں ہم سب برابر ہیں خواہ کوئی چھوٹا ہو یا بڑا حاکم ہو یا رعایا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ آنجناب دنیوی لحاظ سے بہت بڑے انسان ہونے اور اپنے ملک کے بادشاہ ہونے کے باوجود اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم اور حیات ابدی کے اسی طرح محتاج ہیں جس طرح کہ ہم ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی راہوں پر چلنا آپ کے لئے بھی ویسے ہی لابدی ہے جیسا کہ ہمارے لئے۔ پھر یہ بھی ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ اس دنیا کی بادشاہتیں خواہ کتنی بڑی اور کتنی ہی طاقتور ہوں ہمیشہ عارضی ہوتی ہیں۔ ان کی شان و شوکت اور رعب و دبدبہ بھی محض وقتی ہوتا ہے۔ ہمیشہ کی خوشی اور آسائش کی ابدی زندگی صرف اس شخص کو حاصل ہوتی ہے۔ جو اپنے خالق و مالک کو خوش کرنے میں کامیاب ہوجاتا ہے۔ اس زمانے میں ہماری اپنی آنکھوں نے ایسی مثالیں ملاحظہ کی ہیں۔ کہ ایک بادشاہ رات کو ایسی حالت میں سویا کہ وہ اپنے ملک کا معزز ترین اور سب سے زیادہ شان و شوکت اور طاقت کا مالک انسان تھا لیکن صبح اس پر ایسی حالت آئی کہ وہ اپنے ملک کا نہایت بے سروسامان حقیر و ذلیل اور ایک ایسا ناپسندیدہ اور مفرور انسان تھا جو ہمیشہ کے لئے جلاوطن کر دیا گیا ہو۔

اے بادشاہ سلامت! اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے آپ کو دنیوی تاجوں میں سے ایک شاندار تاج عطا فرمایا ہوا ہے اور آپ کو اعلےٰ پوزیشن دے رکھی ہے پس آپ سے امید کی جاتی ہے کہ آپ سچائی قبول کرنے اور خدا کی راہوں پر چلنے میں دوسروں سے بہت زیادہ آگے ہوں کیونکہ جسے زیادہ دیا جاتا ہے اس سے زیادہ کی امید رکھی جاتی ہے۔

آخری اپیل

بالآخر اے نیک دل نوجوان بادشاہ! ہم ایک بار پھر آپ سے عرض کرتے ہیں کہ آپ دنیا کے منجی و محسن اور عالمگیر مصلح سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاکر آپ کی جماعت میں شامل ہوجائیں اور اس پیغام آسمانی کا انکار نہ فرمائیں۔ آپ جانتے ہیں کہ یہ دنیا چند روزہ ہے اور نہ معلوم ہم میں سے کوئی کب تک زندہ رہے گا۔ آخر ایک روز ہر ایک کو مرنا اور خدا تعالےٰ کے حضور پیش ہونا ہے اس وقت سوائے صحیح عقائد اور صحیح اعمال کے اور کچھ کام نہ آئے گا۔ غریب اس دنیا سے خالی ہاتھ جاتا ہے اور امیر بھی۔ نہ بادشاہ اب تک اس دنیا سے کچھ لے گئے اور نہ غریب۔ ساتھ جانے والا ایمان ہے یا اعمال صالحہ پس اللہ تعالےٰ کی مکمل کتاب قرآن کریم کا نیک دلی سے کم از کم ایک دفعہ ضرور مطالعہ فرمائیں۔ اور اگر آپ اسے سچی اور الٰہی کتاب پائیں تو پھر اسلام کی آواز کو قبول کرنے میں کوئی لیت و لعل نہ فرمائیں تاکہ آپ اللہ تعالےٰ کے مقربین میں شمار کئے جائیں اور دنیا و آخرت دونوں جگہ سعادت حاصل کریں۔

احمدیت کیا ہے؟

یہاں آنجناب کی اطلاع کے لئے مختصراً یہ بھی عرض ہے کہ احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں ہے بلکہ درحقیقت اسلام ہی کا دوسرا نام ہے۔ کیونکہ قرآن کریم میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو احمد بھی کہا گیا ہے۔ جماعت احمدیہ کے مقدس بانی حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے دنیا کے لئے مصلح اور مامور مقرر کرکے مبعوث فرمایا ہے۔ آپ کی بعثت کا

مقصد محض اقوام عالم کو اسلام کے زندہ خدا کی طرف بلانا اور تازہ آسمانی نشانوں اور معجزات کے ذریعہ اسلام کی صداقت ثابت کرنا تھی یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے نمائندے اس وقت دنیا کے کونے کونے میں اسی پرانے اور حقیقی اسلام کو اس زمانے کے نئے تقاضوں اور حالات کے مطابق ایک نئی روحانی قوت اور جوش اور ایسے مؤثر طریق سے پیش کر رہے ہیں کہ اب سنجیدہ اور انصاف پسند لوگ اسلام کے متعلق سچے دل سے غور کرنے پر آمادہ ہو رہے ہیں اور اسلام کے متعلق سابقہ غلط فہمیاں دن بدن دور ہوتی جا رہی ہیں بہر حال اگر آنجناب اسلام اور احمدیت کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کے خواہش مند ہوں تو ہم آپکی خدمت میں مزید مناسب لٹریچر پیش کرنے میں خوشی محسوس کریں گے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالے آپ کو صداقت قبول کرنے کی توفیق عطا کرے اور آپ کا دل اسلام کے نور کو جذب کرنے کے لئے کھول دے اور آپ پر اور آپ کی رفیقۂ حیات ملکہ محترمہ اور آپ کے ملک کے لوگوں پر اپنا فضل و کرم فرمائے۔

والسلام خاکساران ہم ہیں عالیجاہ کے سچے خیرخواہ
الحاج محمد صدیق امرتسری مبلغ انچارج و عہدہ داران و ممبران جماعت احمدیہ سنگاپور۔

شاہ تھائی لینڈ کی طرف سے جواب

پرائیویٹ سیکرٹریٹ گرینڈ پیلس بنکاک نمبر ۱۸۲۹/۵۰۵
تھائی لینڈ ۱۱ اگست ۱۹۶۲ء

مسٹر الحاج محمد صدیق صاحب مبلغ انچارج جماعت احمدیہ اون روڈ سنگاپور۔

جناب عالی! مجھے ہز میجسٹی شاہ تھائی لینڈ کی طرف سے ہدایت کی گئی ہے کہ آپ کی چٹھی مورخہ ۹ جولائی ۶۲ء اور ہز میجسٹی کے دورہ ملایا کے موقعہ پر جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کردہ قرآن کریم اور لمبے خوش آمدید ایڈریس کی وصولی سے آپ کو مطلع کردوں۔

جن جذبات محبت و ہمدردی کے ساتھ آپ کی جماعت نے یہ تحفہ اور ایڈریس پیش کیا ہے ہز میجسٹی انہیں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور مجھے مزید ہدایت کی گئی ہے کہ ہز میجسٹی کی طرف سے خاص شکریہ اور امتنان و قدر افزائی کے جذبات آپ تک اور آپ کے ذریعہ ممبران جماعت احمدیہ تک پہنچا دوں۔

آپ کا خیر خواہ
ایم سی نکردن دیوان دیوا کولا پرائیویٹ سیکرٹری

درخواست دعا

خاکسار کی لڑکی عزیزہ امۃ الحئی گذشتہ دس روز سے بعارضہ بخار و درد شکم بستر بیمار ہے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ عزیزہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کریں۔
تاج الدین دار الرحمت وسطی ربوہ

انصار اللہ کے آٹھویں سالانہ اجتماع کی مختصر روئداد

اجتماع کا تیسرا اور آخری دن

(قسط اول)

انصار اللہ کے آٹھویں سالانہ اجتماع کے تیسرے اور آخری دن کی کارروائی حسب معمول صبح ساڑھے چار بجے نماز تہجد سے شروع ہوئی جو مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے پڑھائی انصار اللہ نماز تہجد میں بہت کثیر تعداد میں شامل ہوئے مقام اجتماع کا دو تہائی حصہ آخری حصۂ شب کی خاموش و پرسکون گھڑیوں میں کمال درجہ عاجزی و انکسار اور تذلل کی حالت میں اللہ تعالے کے حضور سجدہ ریز ہونے والے انصار و خدام سے بھرا ہوا تھا نماز تہجد میں بہت عاجزی اور گریہ و زاری کے ساتھ خدائے قادر و توانا کے حضور غلبۂ اسلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کی گئیں نماز تہجد میں اللہ تعالے کی حمد و ثنا، تلاوت قرآن مجید تسبیح و تحمید اور متضرعانہ دعاؤں کی یہ کیفیت انصار و خدام کو روحانی کیف و سرور سے پرکئے بغیر نہ رہی۔ قبولیت کا یہ ایک خاص وقت تھا جس نے دلوں کو نور سے معمور کر کے سب کو ایک اور ہی عالم میں پہنچا دیا نماز تہجد کے بعد فجر کی اذان ہوئی اور پھر سب احباب نے مل کر نماز فجر باجماعت ادا کی۔

اجلاس ہفتم

نماز فجر کے معاً بعد اجتماع کا ساتواں اجلاس مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کی صدارت میں شروع ہوا سب سے پہلے مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے قرآن مجید کا درس دیا آپ نے سورہ بقرہ کے پہلے رکوع کی نہایت لطیف تفسیر بیان کی حقائق و معارف کے اس تذکرہ پر احباب فرط انبساط کے باعث جھوم اٹھے بعد ازاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے محترم حکیم پیر احمد صاحب محترم علی محمد صاحب گکھڑانوالی اور محترم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے سوز و گداز کے عالم میں عشق و محبت کے ایک خاص جذبہ سے سرشار ہو کر اپنی روایات سنائیں حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے صحابہ کی زبان سے حضور علیہ السلام کی پاک مجالس کے اذکار مقدس سن کر سامعین بھی عشق و محبت کے بے پناہ جذبہ سے سرشار ہو گئے وہ اس عالم میں بیٹھے یہ روحانی ذکر سنتے رہے کہ ان پر اگر چہ گو نہ وجد کی کیفیت طاری تھی اور ان کے چہروں سے صاف عیاں ہو رہا تھا کہ وہ ان اذکار مقدس سے بے حد محظوظ ہو رہے ہیں اس موقع پر مذکورہ بالا صحابہ کے علاوہ حضرت مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم کی ریکارڈ کی ہوئی روایات بھی خود آپ کی آواز میں سنائی گئیں احباب نے یہ روایات بھی کیف و سرور کے اسی عالم میں سنیں یہ روح پرور پروگرام جو صبح ساڑھے چار بجے نماز تہجد سے شروع ہوا تھا روحانی کیف و سرور کے عالم میں سات بجے صبح اختتام پذیر ہو گیا۔ تاکہ احباب ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہو کر اجتماع کے آخری اجلاس میں بروقت شریک ہو سکیں۔

اجلاس ہشتم

ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد اجتماع کا آٹھواں اور آخری اجلاس صبح ساڑھے آٹھ بجے شروع ہوا اس کے پہلے حصہ (۸½ بجے صبح تا ۱۰ بجے صبح) کی صدارت مکرم چوہدری عبد الحق صاحب ورک ناظم اعلےٰ مجلس انصار اللہ کراچی نے فرمائی۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب محتسب نظارت امور عامہ نے کی بعد ازاں مکرم قریشی عبد الرحمٰن صاحب آف سکھر ناظم اعلےٰ مجالس انصار اللہ سابق سندھ و بلوچستان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم فارسی کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

پرمعارف درسوں کا سلسلہ:۔ بعد ازاں قرآن مجید، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے پرمعارف درسوں کا سلسلہ شروع ہوا سب سے پہلے مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے سورہ ابراہیم کی بعض آیات کا درس دیا آپ نے ان آیات قرآنی کی بہت لطیف تفسیر بیان کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ مخالفین کی ایذا رسانیوں کے باوجود انبیاء کرام اور ان کے متبعین کا طریق عمل ہمیشہ محبت و رافت اور صلح و آشتی اور ہمدردیٔ نوع انسان پر مبنی ہوتا ہے وہ مخالف سے مخالف حالات میں بھی پیغام حق پہنچانے میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں اور راہ سداد پر گامزن رہنے میں ان کے پائے ثبات میں ذرا بھر بھی لغزش نہیں آتی۔

آپ کے بعد مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتیٔ سلسلہ نے درس حدیث دیا آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وہ ارشادات پڑھ کر سنائے جن میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ذکر الٰہی کے فوائد اور اس کی عظیم الشان برکات بیان فرمائی ہیں آپ نے واضح فرمایا کہ ذکر الٰہی مومن کی علامات میں سے ایک علامت ہے یہ انسان کی روحانی حیات پر دلالت کرتا ہے اور اپنی ذات میں عشق الٰہی کے ایک طبعی تقاضہ کی حیثیت رکھتا ہے آپ نے احادیث نبوی کی روشنی میں ذکر الٰہی کے مخصوص طریقوں پر بھی روشنی ڈالی۔

آخر میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا درس دیا آپ نے حضور علیہ السلام کی پرمعارف تحریرات کے بعض حصے پیش کر کے دس شرائط بیعت کی روشنی میں جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی یہ درس بھی سابقہ دو درسوں کی طرح سامعین کے لئے بہت ازدیاد علم اور ازدیاد ایمان کا باعث ہوا ان ہر سہ درسوں کے اختتام پر مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نائب قائد عمومی نے درثمین (اردو) میں سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک پرمعارف نظم خوش الحانی سے پڑھی۔

محاسبہ نفس

بعد ازاں مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے "محاسبہ نفس" کے موضوع پر تقریر کی آپ نے محاسبہ نفس کی ضرورت اور اس کی اہمیت کو واضح کرنے کے بعد اس امر پر روشنی ڈالی کہ ہر احمدی دس شرائط بیعت کو پیش نظر رکھ کر بآسانی اپنے نفس کا محاسبہ کر سکتا ہے کیونکہ دس شرائط بیعت قرآنی اوامر و نواہی کا ہی خلاصہ ہیں آپ نے بڑی عمدگی سے واضح فرمایا کہ دس شرائط بیعت وہ آئینہ ہیں جس میں دیکھ کر ہم اپنے عیوب یا خامیوں کا پتہ لگا سکتے ہیں اور انہیں دور کر کے نیکیوں میں ترقی کر سکتے ہیں اور مسابقت علی الخیرات کا وصف اپنے اندر پیدا کر سکتے ہیں

آپ کی اس ٹھوس اور مؤثر تقریر کے بعد مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب محتسب نظارت امور عامہ نے "کلام محمود" میں سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی پرمعارف نظم

"جنس وفا کا پیمانہ"

بہت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ جس پر اجلاس ہشتم کے پہلے حصہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی اور اجلاس بغیر کسی وقفہ کے مکرم چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ کی صدارت میں جاری رہا۔ (باقی)

جماعتی تاریخی میوزیم

از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب سیکرٹری تصدیقی کمیٹی جماعتی تاریخی میوزیم

۱۔ جن دوستوں کے پاس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی تبرک ہے وہ خاکسار کو اطلاع دیں فی الحال صرف اطلاع کافی ہے

۲۔ اطلاع دینے والے دوستوں کی خدمت میں کمیٹی مطبوعہ فارم بھجوائیگی جنہیں پُر کر کے تصدیقی کمیٹی کو واپس کرنا ہو گا

۳۔ ہر دوست جس کے پاس کسی قسم کا کوئی تبرک ہے وہ مہربانی کرکے ضرور اطلاع دے اور کسی وجہ سے اپنے آپ کو مستثنیٰ نہ سمجھے کمیٹی ان کے اس تعاون کی شکرگزار ہوگی کیونکہ یہ سب کارروائی تاریخی ریکارڈ کو مکمل اور مستند بنانے کے لئے کی جا رہی ہے۔

۴۔ کسی دوست سے اس کی مرضی کے خلاف جماعتی میوزیم میں رکھنے کے لئے تبرک نہیں لیا جائے گا صرف رضاکارانہ پیشکش کو قبول کیا جائیگا اس لئے دوست پورے اطمینان کے ساتھ جلد یہ اطلاع بہم پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

۵۔ ذیل میں ان دوستوں کے نام شائع کئے جا رہے ہیں جنہوں نے ۱۹۳۶ء میں بھی ان کے ہاں تبرکات ہونے کی اطلاع دی تھی اور ان کی فہرستیں الفضل میں شائع ہوئی تھیں اب ایسے دوست یہ اطلاع دیں کہ آیا ان کے پاس اب بھی مذکورہ تبرکات ہیں یا کسی وجہ سے ان کے پاس نہیں رہے ان میں سے بعض دوست فوت ہو چکے ہیں ان کے ورثاء یہ اطلاع دیں کہ تقسیم میں اب یہ تبرکات کس کس کے پاس ہیں اور ان کی نوعیت کیا ہے؟

۱۔ بابو فضل دین صاحب اوورسیر جالندھر چھاؤنی
۲۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب قادیان
۳۔ صاحبزادہ عبدالحمید صاحب ٹوپی مردان
۴۔ محمد احمد صاحب جلیل بورڈنگ تحریک جدید
۵۔ خان عبدالمجید خان صاحب کپورتھلہ
۶۔ سیٹھی کرم الٰہی صاحب قادیان
۷۔ نذیر احمد خان صاحب نئی دہلی
۸۔ ماسٹر رکن الدین صاحب ٹری ضلع کوہاٹ
۹۔ عبدالرحمٰن صاحب کنجاہ
۱۰۔ عبداللطیف صاحب گجراتی قادیان
۱۱۔ مرزا مہتاب بیگ صاحب قادیان
۱۲۔ مولوی فتح علی صاحب دوالمیال
۱۳۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب پنشنر قادیان
۱۴۔ ڈاکٹر چوہدری شاہ نواز خان صاحب افریقہ
۱۵۔ چوہدری محمد اسحاق صاحب مجاہد تحریک جدید ہانگ کانگ
۱۶۔ ملک عمر علی صاحب آف ملتان حال قادیان
۱۷۔ مولوی نذیر احمد صاحب سیالکوٹی مبلغ افریقہ مغربی
۱۸۔ خانصاحب ذوالفقار علی خان صاحب ناظم تجارت تحریک جدید قادیان
۱۹۔ چوہدری غلام احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ پاک پٹن
۲۰۔ حکیم فیروز الدین صاحب قریشی انسپکٹر بیت المال قادیان
۲۱۔ مولوی عبدالغفور صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ
۲۲۔ احمد گل صاحب سکنہ شاہ پور حال آبادان ایران
۲۳۔ محمد سلیمان صاحب قادیان
۲۵۔ حکیم عبدالعزیز صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان
۲۶۔ محمد امین صاحب احمدی ریلوے کلرک جموں
۲۷۔ حکیم یونس صاحب ڈیگورلہ
۲۸۔ سیٹھ اسماعیل صاحب آدم امیر جماعت احمدیہ بمبئی
۲۹۔ میاں محمد اسمٰعیل صاحب دفتر تعلیم و تربیت قادیان
۳۰۔ سید محمد شاہ صاحب بیج باڑہ کشمیر
۳۱۔ محمد احمد صاحب خادم بھاگلپوری
۳۲۔ مبارکہ نیر صاحبہ بنت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر قادیان
۳۳۔ عبدالمجید خان صاحب (امیر المجاہدین) ویرووال ضلع امرتسر
۳۴۔ بنت رسول صاحبہ دختر میر عابد علی شاہ صاحب موضع دین کوٹ ضلع سیالکوٹ
۳۵۔ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم محمد عمر صاحب
۳۶۔ احمد دین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈنگہ
۳۷۔ اہلیہ صاحبہ کرم داد خان صاحب قادیان
۳۸۔ قریشی محمد دین صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ
۳۹۔ عطاء الرحمٰن صاحب بھیرہ
۴۰۔ شیخ غلام قادر صاحب مشرق سکندرآباد دکن
۴۱۔ شیخ محمود احمد صاحب عرفانی قادیان
۴۲۔ حکیم قطب الدین صاحب قادیان
۴۳۔ سید محمد ہاشم صاحب بخاری قادیان
۴۵۔ ملک محمد عبداللہ صاحب قادیان
۴۶۔ بابا محمد حسن صاحب قادیان
۴۷۔ میاں محمد عبداللہ خان صاحب افغان قادیان
۴۸ محمد اعظم صاحب بوتالوی قادیان
۴۹ محمد اسمٰعیل صاحب
۵۰۔ علی اکبر صاحب پنڈی گھیپ
۵۱۔ بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی قادیان
۵۲۔ امۃ الرحیم صاحبہ بنت بھائی عبدالرحمٰن صاحب
۵۳۔ مرزا برکت علی صاحب
۵۴۔ رشید احمد ارشد قادیان
۵۵۔ سید محمود اللہ شاہ صاحب افریقہ
۵۶۔ چوہدری محمد حسین صاحب راولپنڈی
۵۷۔ محترمہ زینب صاحبہ قادیان
۵۸۔ بابو عبدالمجید صاحب نئی دہلی
۵۹۔ ملک ستار بخش صاحب ایم اے محمودہ
۶۰۔ میاں غلام حیدر صاحب قادیان
۶۱۔ خانصاحب میاں عبداللہ خان صاحب
۶۲۔ میاں محب الرحمٰن صاحب
۶۳ سید افتخار حسین صاحب
۶۴۔ مرزا محمد ابراہیم صاحب
۶۵۔ میر قاسم علی صاحب
۶۶۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب
۶۷۔ عطاء اللہ صاحب
۶۸۔ میاں عبدالمنان صاحب ابن شیخ احمد اللہ صاحب
۷۰۔ سید اعجاز احمد صاحب مولوی فاضل
۷۱۔ بابو عبدالحمید صاحب نئی دہلی
۷۲۔ میاں عبدالمالک صاحب
۷۳۔ مولوی عبدالکریم خان صاحب نیر کاٹیج
۷۴۔ قاضی قمر الدین صاحب شنکار
۷۵۔ اہلیہ بابو عبدالحمید صاحب نئی دہلی
۷۶۔ منشی عبدالحئی صاحب سنوری
۷۷۔ میاں محمد حیات صاحب کاتب
۷۸۔ عبدالرحمٰن صاحب شاکر
۷۹۔ صوبیدار شیر محمد خان صاحب سیالکوٹ چھاؤنی
۸۰۔ سید حافظ عبدالرحمٰن صاحب احمدی بٹالہ
۸۱۔ سید امیر احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ
۸۲۔ ماسٹر مولا بخش صاحب ریٹائرڈ مدرسہ احمدیہ
۸۳۔ سید عبدالحکیم صاحب کشتگی
۸۴۔ سید مقبول احمد صاحب کراچی
۸۵۔ مومنہ خاتون صاحبہ اہلیہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب ایم اے
۸۶۔ سید عبدالرحمٰن صاحب
۸۷۔ بھائی کرم دین صاحب نیروبی
۸۸۔ میاں عبدالحئی صاحب نیروبی
۸۹۔ چوہدری محمد شریف صاحب نیروبی
۹۰ بھائی نذیر احمد صاحب نیروبی
۹۱ سید محمد قاسم صاحب شاہجہانپور
۹۲۔ مولوی سید محمد ہاشم صاحب بخاری
۹۳۔ میاں غلام محمد صاحب ساکن سیدوالا ضلع شیخوپورہ
۹۴۔ میاں عبدالرحمٰن صاحب رینج آفیسر کشمیر
۹۵۔ مرزا محمد شفیع صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ
۹۶۔ میاں عبدالسمیع صاحب کپورتھلوی
۹۷۔ میاں احمد اللہ خان صاحب
۹۸۔ شیخ کظیم الرحمٰن صاحب
۹۹۔ سید عباس علی شاہ صاحب نواب شاہ سندھ
۱۰۰۔ اہلیہ سید عباس علی شاہ صاحب
۱۰۱۔ اہلیہ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری
۱۰۲ میاں عبدالغفار صاحب خراج امرتسر
۱۰۴۔ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ممگاڈی افریقہ
۱۰۵۔ محترمہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ بابو الٰہی بخش صاحب مرحوم
۱۰۶۔ مسٹر محمد علی صاحب بنگالی
۱۰۷۔ سیٹھ ابوبکر صاحب یوسف
۱۰۸۔ شیخ محمد حسین صاحب ریٹائرڈ سب جج

قبر کے عذاب سے بچو!
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

آپ کی پسند
ہمارا معیار
ساڑھیاں
پریکٹس ہاؤس ۴۲ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور

دوسری کی نگاہ
اور
آپ کا ذوق
۲۹ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور
فون ۲۶۲۳
رحمت علی جیولرز

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس روپے

راولپنڈی کے احباب کپڑے کی خرید کیلئے داؤد کلاتھ سٹور موتی بازار راولپنڈی میں تشریف لائیں

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۷۷۷ :- میں مبارکہ بیگم زوجہ مبارک احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن حافظ آباد ڈاک خانہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۹/۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
میری جائداد حسب ذیل ہے۔ مبلغ پانچ صد حق مہر جو کہ بذمہ خاوند ہے۔
ایک عدد زیور طلائی ایک جوڑی کانٹے وزن ایک تولہ قیمت مبلغ ۱۳۰/- روپے کل میزان ۶۳۰/- روپے .... جو کہ میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الراقم الحروف مبارک احمد خاوند موصیہ۔ حافظ آباد محلہ قتل گڑھ۔ الامتہ:- مبارکہ بیگم
گواہ شد:- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا ۲۲/۹/۶۲ء
گواہ شد:- غلام احمد ولد نور علی امام الصلوٰۃ جماعت احمدیہ حافظ آباد ۲۲/۹/۶۲ء

نمبر ۱۶۷۸۴ :- میں عزیزہ بیگم زوجہ عمر الدین قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ڈاک خانہ راولپنڈی ضلع راولپنڈی صوبہ ویسٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ مارچ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ــــ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔
حق مہر ۳۲/- روپے صرف ہے جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اس کے علاوہ پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
الامتہ:- عزیزہ بیگم زوجہ عمر الدین مکان نمبر ۲۳/۸ محلہ مصرارام راولپنڈی۔
گواہ شد:- عمر الدین ولد نظام الدین خاوند موصیہ مکان ۲۳/۸ محلہ مصرارام راولپنڈی
گواہ شد:- سیٹھ محمد اسمٰعیل ولد اللہ بخش مکان نمبر ۳۴۸/ج راولپنڈی۔

نمبر ۱۶۷۹۳ :- میں غلام احمد حفیظ ولد محمد حسین قوم ککے زئی پیشہ تجارت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جنجہ (ٹوگنڈا) ڈاک خانہ جنجہ ضلع بسوگا صوبہ ایسٹرن پراونس بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ مئی ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ــــ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری آمد ماہوار ۴۰۰/- شلنگ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ فقط المرقوم ۱۴ مئی ۱۹۶۲ء
العبد:- غلام احمد حفیظ۔ گواہ شد:- عنایت اللہ خان خلیل کانگڑی مولوی فاضل مبلغ سلسلہ۔ گواہ شد:- حاجی محمد حسین احمدی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جنجہ۔

نمبر ۱۶۸۸۹ :- میں نعمت شاہ ولد بابو شاہ قوم سید پیشہ مزدوری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۲ء ساکن سانگلہ ہل ڈاک خانہ ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۹/۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ۱ الامنجاہ کنال نہری واقع چک ۱۸ ...چہور ضلع شیخوپورہ مالیتی ۵۰۰/- روپیہ جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی صدر انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر جو کہ اس وقت بذریعہ مزدوری مبلغ پندرہ روپیہ ہے۔ تا زیست ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط۔ العبد:- نعمت اللہ شاہ ولد بابو شاہ صاحب
گواہ شد:- حکیم دوست محمد ولد میاں فضل الدین قوم اجرا ساکن سانگلہ ہل۔
گواہ شد:- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا۔ ۱۵/۹/۶۲ء

نمبر ۱۶۸۹۲ :- میں علی محمد ولد میاں فضل الدین صاحب قوم ہنجرا پیشہ ٹیلر ماسٹر عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سانگلہ ہل ڈاک خانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۹/۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے ــــ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت بذریعہ ٹیلر ماسٹری مبلغ ۵۰/- روپیہ ہوتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط
العبد:- علی محمد ولد میاں فضل الدین سانگلہ ہل کارخانہ گردا ماری نعل ضلع شیخوپورہ
گواہ شد:- حکیم دوست محمد بقلم خود ۲۰۔ گواہ شد:- میاں فضل الدین سانگلہ ہل کارخانہ گردا ماری نعل ضلع شیخوپورہ ۲۔ گواہ شد:- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا۔ کارکن دفتر وصیت حال سانگلہ ہل۔

نمبر ۱۶۸۹۵ :- میں اقبال بیگم بنت برکت علی قوم جٹ پیشہ طالبعلمی عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی سانگلہ ہل ڈاک خانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ مجھے اس وقت والد صاحب کی طرف سے جیب خرچ مبلغ دس روپے ملتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
الامتہ:- اقبال بیگم بقلم خود۔ بنت برکت علی موصی ۱۲۳۷۷ سانگلہ۔
گواہ شد:- برکت علی ولد الٰہ دین صاحب مرحوم موصی ۱۲۳۷۷ محلہ گوپالپورہ گل سانگلہ ہل تحصیل و ضلع۔ گواہ شد:- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن حال سانگلہ ہل ۲۲/۹/۶۲ء۔

نمبر ۱۶۸۹۶ :- میں بشیراں بی بی زوجہ محمد بوٹا صاحب قوم کھلار پیشہ خانہ داری عمر پچیس سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن چوہڑکانہ منڈی ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ ستمبر ۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ ایک سو پچیس روپے جو میں خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ صرف میری یہی ملکیت ہے۔ زیور اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد جائداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الراقم الحروف محمد رشید شاد۔
الامتہ:- بشیراں بی بی زوجہ محمد بوٹا چوہڑکانہ منڈی ضلع شیخوپورہ نشان انگوٹھا
گواہ شد:- محمد بوٹا خاوند موصیہ چوہڑکانہ منڈی ضلع شیخوپورہ
گواہ شد:- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت حال چوہڑکانہ منڈی

صدر ایوبؔ نے اکیس ۲۱ نومبر کو قومی اسمبلی کا ہنگامی اجلاس طلب کر لیا

بھارت کو وسیع پیمانہ پر اسلحہ کی سپلائی سے سنگین حالات پیدا ہوگئے ہیں

راولپنڈی ۸ر نومبر۔ صدر محمد ایوب خاں نے اکیس نومبر کو قومی اسمبلی کا ہنگامی اجلاس طلب کر لیا ہے جس میں مغربی ملکوں کی جانب سے بھارت کو اسلحہ کی سپلائی سے پیدا شدہ صورت حال پر غور کیا جائے گا۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ بھارت کو بڑے پیمانے پر اسلحہ کی سپلائی سے پاکستان اور اس کی سلامتی کے لئے سنگین مسائل پیدا ہو گئے ہیں۔ پاکستان اپنے مفادات کی حفاظت کے لئے ہر امکانی اقدام کر رہا ہے۔ صدر نے اپیل کی ہے کہ لوگ اپنے داخلی تنازعات میں اپنی قوت ضائع نہ کریں۔ کیونکہ اس سے ان کے عزم و مقصد کو نقصان پہنچے گا۔ ایک سرکاری اعلان میں اس تاثر کو غلط بتایا گیا ہے کہ ہنگامی اجلاس کے بعد ڈھاکہ میں قومی اسمبلی کا اجلاس منعقد نہیں ہوگا۔

صدر ایوب نے کل یہاں ایک بیان میں کہا کہ حالیہ چین بھارت تنازعہ اور غیر ممالک سے بھارت کو بڑے پیمانے پر اسلحہ کی سپلائی سے پاکستان اور اس کی سلامتی کے لئے سنگین مسائل پیدا ہوگئے ہیں۔ جنہوں نے ایک ہنگامی صورت حال پیدا کر دی ہے۔ لہذا میں نے اکیس نومبر کو قومی اسمبلی کا ہنگامی اجلاس بلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس میں ارکان قومی اسمبلی کو حکومت کے تجزیہ اور نقطۂ نظر سے واقف کیا جائے گا۔ اور میں ان کے مشوروں سے فائدہ بھی اٹھاؤں گا۔ صدر نے کہا۔ میں اس صورت حال سے لوگوں کے ذہنوں میں پیدا ہونے والی تشویش سے پوری طرح واقف ہوں اور میرے دل میں اس کا کلی احساس ہے۔ صدر ایوب نے اپنے بیان میں کہا میں لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے ہر امکانی اقدام کر رہے ہیں۔ بہرحال ملک کے تحفظ کا انحصار عوام کے اتحاد اور احساس مقصد پر ہے لہذا میں تمام لوگوں سے اپیل کروں گا کہ وہ پُرسکون رہیں اور اپنی قوت داخلی تنازعات میں صرف نہ کریں کیونکہ اس سے ان کا عزم اور مقصد کمزور ہو جائے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ قومی اسمبلی کا اجلاس بلانے کا فیصلہ کل کابینہ کے اجلاس میں کیا گیا جو ساڑھے تین گھنٹہ تک جاری رہا۔ خیال ہے کہ ہنگامی اجلاس قریباً

ہ دس دن جاری رہے گا۔ اسمبلی کے ایک سینئر رکن نے کل بتایا۔ ملاقات میں بتایا کہ اس میں صرف اہم ترین معاملات پر غور کیا جائے گا۔

محترم چوہدری عطا محمد صاحب کی وفات (بقیہ صہ اوّل)

بعد ازاں جنازہ مقبرہ بہشتی لے جایا گیا۔ احباب کثیر تعداد میں جنازہ کے ہمراہ گئے خود محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید بھی جنازہ کیساتھ ساتھ مقبرہ بہشتی گئے اور تدفین مکمل ہونے تک وہیں رہے۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے دعا کرائی۔

محترم چوہدری صاحب مرحوم بہت نیک اور متقی بزرگ تھے آپ کو سلسلہ کی نمایاں خدمات سرانجام دینے کی بھی توفیق ملی۔ قادیان میں آپ عرصہ دراز تک صدر انجمن احمدیہ کے انتظامی کمیشن کے رکن رہے۔ علاوہ ازیں ۱۹۳۵ء میں آپ کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدر انجمن احمدیہ کے چندوں کی آمد بڑھانے اور بیت المال کا نظام بہتر بنانے کے لئے تجاویز پیش کرنے کی ہدایت فرمائی آپ نے چار ماہ تک مختلف مقامات کا دورہ کر کے اپنی تجاویز ایک رپورٹ کی شکل میں مرتب کر کے پیش کیں۔ جو بہت مفید ثابت ہوئیں۔ حضور نے آپ کو مجلس مشاورت کا مستقل نمائندہ بھی مقرر فرمایا ہوا تھا۔ قیام پاکستان کے بعد ۱۹۴۹ء سے ۱۹۵۲ء تک ربوہ کی تعمیر کے سلسلہ میں آپ نے سیکرٹری تعمیر کے فرائض بھی سرانجام دئے پھر آپ نے اپنے سب سے بڑے فرزند مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب کو خدمت دین کے لئے وقف کیا جو گزشتہ سترہ سال سے مغربی جرمنی میں نہایت خوش اسلوبی اور کامیابی کے ساتھ فریضۂ تبلیغ ادا کر رہے ہیں۔ آپ نے ایک بیٹی اور چار بیٹے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ یہ امر بہت دردناک ہے کہ محترم چوہدری عبد اللطیف صاحب قریب مستقبل میں واپس پاکستان آرہے ہیں۔ قبل اسکے کہ آپ یہاں واپس پہنچتے آپ کے والد محترم اچانک وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ادارہ الفضل محترم چوہدری صاحب مرحوم کی وفات پر آپ کے فرزند اکبر محترم چوہدری عبد اللطیف صاحب حال مقیم مغربی جرمنی دیگر فرزندان اور افراد خاندان کیساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ مولا کریم محترم چوہدری صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور آپ کو اعلیٰ علیین میں اپنے خاص مقام قرب سے نوازے۔ نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین اللھم آمین۔

"بھارتی لیڈر تدبر سے کام لیکر کشمیر کے بارے میں وعدے پورے کریں"

"مغربی ملکوں نے مسئلہ کشمیر حل کرنے کا موجودہ موقع کھو دیا تو پاکستان کو سخت مایوسی ہوگی"۔ (وزیر خارجہ)

راولپنڈی ۸ر نومبر۔ وزیر خارجہ مسٹر محمد علی نے کہا ہے کہ لداخ میں لڑنے والی بھارتی فوجوں کی نسبت ان بھارتی فوجوں کی تعداد کہیں زیادہ ہے جو مقبوضہ کشمیر کے عوام کی آزادی کی امنگوں کو دبائے ہوئے ہیں آپ نے کہا نظر بندی کا کیمپ کبھی بھی محفوظ فوجی اڈہ نہیں بن سکتا۔ اگر مغربی ملکوں نے تنازعہ کشمیر کے حل کرنے کا یہ موقع کھو دیا تو اس سے پاکستان کو سخت مایوسی ہوگی۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ بھارتی لیڈروں کو تدبر سے کام لے کر کشمیر کے بارے میں اپنے وعدے پورے کرنے چاہئیں۔

وزیر خارجہ مسٹر محمد علی نے کل یہاں ایک بیان میں کہا کہ مقبوضہ کشمیر لداخ میں لڑنے والی بھارتی فوجوں کی کارروائیوں کا ایک اڈہ ہے لیکن چین سے لڑنے والی بھارتی فوجوں کی نسبت ان بھارتی فوجوں کی تعداد زیادہ ہے جو مقبوضہ کشمیر کے باشندوں پر پہرہ دے رہی ہیں۔ آپ نے کہا نظر بندی کا کیمپ کبھی بھی محفوظ فوجی اڈہ نہیں بن سکتا۔ اگر اس مشکل میں جس کا کہ بھارت کو سامنا ہے بھارت کے حکمران تدبر و فراست سے کام لے کر اپنے ان وعدوں کو پورا کریں جو انہوں نے کشمیر میں استصواب کے بارے میں پاکستان اور اقوام متحدہ سے کئے ہیں تو پوری صورت حال تبدیل ہو سکتی ہے۔ وزیر خارجہ نے کہا اب امریکہ اور برطانیہ کا یہ فرض ہے کہ وہ اس اثر و نفوذ کو جو انہیں موجودہ ہنگامی حالات نے دیا ہے مسئلہ کشمیر کے ایک منصفانہ اور پُرامن حل کے لئے استعمال کریں۔ آپ نے کہا چین کے خلاف جنگ میں بھارت کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ کار نہیں ہے کہ وہ مغرب سے فوجی امداد کا طالب ہو لیکن اگر مغربی ملکوں کے لیڈروں نے بھارت کو ناراض کرنے کے ڈر سے یہ موقع کھو دیا اور پھر انہوں نے یہ کہا کہ ہم بھارت پر اثر نہیں ڈال سکتے تو ان کی کوئی عزت و وقعت باقی نہ رہے گی اور پاکستان کو مایوسی ہوگی مسٹر محمد علی نے کہا تاریخ اس قسم کے مواقع دوبارہ پیش نہیں کرتی۔ برصغیر میں مستقل قیام امن کا یہ موقع دوبارہ ہاتھ نہیں آئے گا۔ تدبر اس امر کا متقاضی ہے کہ اس موقع سے فوراً فائدہ اٹھایا جائے۔

وزیر خارجہ نے کہا مسئلہ کشمیر کے پُرامن حل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ (۱) شیخ عبد اللہ اور ان کے ساتھیوں کو رہا کر دیا جائے اور ان پر سے تمام پابندیاں ختم کر دی جائیں (۲) حکومت بھارت اور حکومت پاکستان اعلان کریں کہ کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لئے چھ ماہ کے اندر اقوام متحدہ کے زیر انتظام وہاں استصواب کرایا جائے گا اور (۳) اقوام متحدہ کی قرارداد کے مطابق کشمیر سے تمام فوجیں ہٹالی جائیں ۔

لیڈر

(بقیہ صہ ۲)

ہے کہ :-

"اسلامی لٹریچر کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ان کتابوں میں کچھ اس نوع کا مواد بھی شامل ہے جس کا اسلام کی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں۔ جو لوگ امورِ دین پر عبور رکھتے ہیں ان کا فرض ہے کہ اسلامی لٹریچر میں سے اس نوع کے مواد کو نکال دیں تاکہ اسلام اپنی سادگی اور تابندگی کے ساتھ ان لوگوں تک پہنچے جو اسلام سے ذہنی قرب نہیں رکھتے"۔

(نوائے وقت ۵/۱۱/۶۲ صہ ۲)

حقیقت یہ ہے کہ مسلمان کہلانے والی اقوام کی تاریخ کو اسلام کی تاریخ سمجھ لیا گیا ہوا ہے اور بعض مسلمانوں کے غلط اور غیر اسلامی کارناموں کو جن کا تعلق محض ان کی اپنی شان و شوکت کے ساتھ تھا اسلام کے کارنامے تصور کیا گیا ہے۔ تاریخ فہمی کے اس غلط انداز نے بھی اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ بعض حکمرانوں نے اپنی یورشوں کو جو محض دنیاوی انتفاع کے لئے وہ کرتے تھے درباری علماء سے جہاد کے فتوے حاصل کر کے اس مقدس لفظ کا نہایت غلط استعمال کیا جس سے ہمارے ایسے علماء نے جیسے کہ مودودی صاحب ہیں غلط نتائج نکالے اور اسلام کا جبریہ تصور دنیا کے سامنے پیش کیا جس سے آج اسلام کی تبلیغ میں سخت دقتیں پیدا ہوتی ہیں ۔

یونیورسٹی فٹ بال میچ

مورخہ ۹ر نومبر بروز جمعہ بوقت دو بجے بعد دوپہر کالج کی فٹ بال گراؤنڈ میں اسلامیہ کالج گوجرانوالہ اور تعلیم الاسلام کالج کے مابین یونیورسٹی فٹ بال میچ ہوگا۔ شائقین حضرات سے درخواست ہے کہ تشریف لاکر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(سیکرٹری فٹ بال ٹیم تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴